Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ch. Fazl Ahmad Sb.
9 of Schools A.R.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Distt. Shahpur

روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۴ہش	۲۰ شعبان ۱۳۶۴ھ	۳۱ جولائی ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ڈلہوزی سے ٹیلیفون لائن خراب ہونیکی وجہ سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

آج بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں ایک نہایت اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی روئداد دوسری جگہ درج ہے۔

افسوس مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ زوجہ حکیم غلام حسن صاحب لائبریرین مرکزی لائبریری بعمر ۴۲ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قبل از نماز مغرب حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں +

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ شعبان ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک رویا کے پورے ہونے پر جلسہ تشکر

انگلستان کے انقلاب اور مسٹر ایٹلی کے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے متعلق پیشگوئی کا ظہور

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی افتتاحی تقریر

قادیان ۳۰ جولائی آج بعد نماز عصر ساڑھے چھ بجے مسجد اقصےٰ میں ایک نہایت اہم جلسہ زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس رویا کے اکثر حصے پورے ہونے پر جو حضور نے حال ہی میں دیکھا۔ اور جس میں انقلاب انگلستان اور مسٹر ایٹلی کے نمایاں ہونے کا ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد جناب چودھری صاحب موصوف نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ یہ جلسہ ہمارے لئے نہایت ہی مسرت اور خوشی کا جلسہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی مسجد میں ۱۸ مئی کو جس رویا کا ذکر فرمایا تھا۔ اس کا بڑا حصہ پورا ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا ہے۔ ہماری بے حد خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس قسم کے ایمان افزا مواقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے عہد مبارک کی طرح دوبارہ ہمیں عطا فرما رہا ہے۔ یہ طبعی بات ہے۔ کہ کسی نشان کے پورا ہونے پر بہت خوشی اور مسرت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر میرا گھر زروجواہرات سے بھر دیا جائے دنیا کی تمام نعمتیں مجھے دیدی جائیں تو بھی مجھے وہ خوشی نہیں ہو سکتی۔ جو مجھے اس وقت ہوتی ہے۔ جب میرے اللہ کی بات پوری ہوتی ہے۔ اور وہ وعدہ جو مجھ سے کیا گیا۔ وہ پورا ہوتا ہے۔ پس آج ہمارے لئے بھی بے حد خوشی اور مسرت کا موقعہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وہ بات پوری ہوئی۔ جو اس نے ۱۸ مئی کو اپنے ایک پیارے بندے کے منہ سے نکلوائی۔ اس خوشی میں ہمیں جا بجا جلسے کرنے چاہئیں۔ تاکہ اس شکرانہ کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ ہمیں مزید نشانات دکھا کر روحانیت میں ترقی کرنے کا موقع عطا کرے۔ اور اپنے انعامات سے ہمیں سرفراز فرماتا رہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہمارے دلوں میں بڑھتی رہے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کی تقریر

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس رویا کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸ مئی کو اللہ تعالےٰ سے علم پاکر بیان فرمایا تھا۔ اس رویا میں جو پیشگوئی کی گئی۔ اس میں انگلستان کے اس انقلاب عظیم کا ذکر ہے۔ جس کے رونما ہونے پر تمام دنیا ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو گئی ہے۔ لیکن ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ کوئی تعجب نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کے متعلق حضور نے قبل از وقت نہایت وضاحت سے فرما دیا تھا۔ بے شک یہ ایسا انقلاب ہے۔ جس کی مثال انگلستان کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ انگلستان کے لوگ محو حیرت ہیں۔ نہ ہی تو مسٹر چرچل کو یہ خیال تھا۔ کہ انہیں اتنی بڑی شکست ہوگی۔ اور نہ ہی لیبر پارٹی کو امید تھی کہ اتنی شاندار کامیابی حاصل ہو گی۔ دراصل جو کچھ ہوا۔ نہایت ہی مخالف اور غیر معمولی حالات میں رونما ہوا۔ دنیا کا کوئی مبصر۔ کوئی فلاسفر کوئی سیاستدان اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اس قسم کے حالات میں وہ نتیجہ رونما ہوگا۔ جو ظاہر ہوا۔ جب حالات موجودہ کا پس منظر دیکھا جائے تو قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ ہوا۔ بالکل امیدوں خیالوں اندازوں اور قیاسوں کے خلاف ہوا۔ مسٹر چرچل نہایت ہی کامیاب سیاستدان ہیں اور جنگ میں ان کی کامیاب راہنمائی نے ان کی قدر و منزلت میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ کیونکہ جس کامیابی سے انہوں نے اپنی قوم کی کشتی کو مصائب و آلام کے سمندر سے نکالا۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ اس وقت حالات کی بنا پر اگر کوئی اندازہ لگا سکتا تھا تو یہی کہ مسٹر چرچل کی کامیابی یقینی ہے۔ اور خود مسٹر چرچل کو بھی یقین تھا کہ اس موقعہ پر جبکہ انہوں نے جرمنی کو شکست دے کر اپنے ملک کو شاندار فتح دلائی ہے اور جاپان کو کچل دینے میں ہمہ تن مصروف ہوں۔ میری قوم میرا ساتھ دے گی۔ اور اس الیکشن میں مجھے کامیابی ہوگی۔ اسی وجہ سے آپ نے لیبر پارٹی کے اصرار کے باوجود کہ الیکشن کو اکتوبر تک ملتوی رکھا جائے اسی وقت انتخاب کرایا۔ انہیں خیال تھا کہ اس وقت میری کامیابیوں اور ہر دلعزیزی کے پیش نظر مجھے کامیابی ہوگی۔ اس صورت میں مسٹر چرچل کی ذاتی وجاہت اور ہر دلعزیزی اور شاندار قربانیوں کے باوجود انتخاب میں ان کو شکست ہونا بالکل غیر معمولی واقعہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ایک بہت بڑی حکمت۔ کنزرویٹو پارٹی نے الیکشن جیتنے کے لئے بہت زیادہ روپیہ صرف کیا۔ چنانچہ تازہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کے ہر امیدوار نے اوسطاً ۷۸۰ پونڈ خرچ کئے۔ مگر اس کے مقابل میں لیبر پارٹی کے ہر امیدوار کا اوسطاً خرچ نصف کے قریب یعنی ۳۵۰ پونڈ ہوا۔ اور پھر مجموعی لحاظ سے کنزرویٹو نے کل ساڑھے ۵ لاکھ پونڈ خرچ کئے۔ مگر لیبر نے کل ۳ اور $3\frac{1}{2}$ لاکھ پونڈ کے درمیان۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ظاہری حالات مسٹر چرچل اور ان کی پارٹی کے حق میں ہونے چاہئیں تھے۔ مگر ہوا وہی جس کی خبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے رویا میں پہلے دے چکے تھے۔

حضور نے اپنا وہ رویا بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ کانگڑے کا لفظ استعارۃً انگلستان کے لئے بولا گیا ہے۔ اور کانگڑے میں چونکہ آتش فشاں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

پہاڑ ہیں۔ اس لفظ میں انگلستان کی آئندہ حالت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انگلستان میں بھی کچھ ردو بدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آرہا ہے۔ اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔" (الفضل ۱۱ مئی)

مسٹر مارلیسن کے ذکر میں حضور نے فرمایا۔ "مسٹر مارلیسن کو، کوئی بڑا کام کرنیکا موقعہ ملیگا۔"

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رویا میں کئی پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ (۱) برطانیہ میں شدید انقلابات رونما ہونے والے ہیں۔ جو کہ زلزلہ کی طرح ہونگے (۲) مسٹر مارلیسن جو اس سے قبل کسی خاص حیثیت کے مالک نہ تھے۔ انہیں حکومت میں خاص پوزیشن حاصل ہوگی۔ اور انہیں کوئی بڑا کام کرنے کا موقعہ ملیگا۔

(۳) وہ پارٹی جس میں مسٹر مارلیسن ہیں۔ انتخاب میں اسے کامیابی حاصل ہوگی۔ کیونکہ مسٹر مارلیسن کو اسی صورت میں خاص پوزیشن اور کوئی بڑا عہدہ حکومت میں حاصل ہوسکتا تھا۔ پیشگوئی کے یہ سب پہلو غیر معمولی حالات میں پورے ہوچکے ہیں۔

چنانچہ انگلستان کے اخبارات نے اور خود مسٹر چرچل اور مسٹر ایٹلی نے انہیں غیر معمولی واقعات قرار دیا ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس قدر عظیم الشان انقلاب آج تک کبھی اس رنگ میں رونما نہیں ہوا۔ مسٹر مارلیسن کی پارٹی غیر معمولی حالات میں کامیاب ہوئی۔ اور انہیں حکومت میں بہت بڑی ذمہ واری کا عہدہ حاصل ہو گیا ہے۔ اور یہاں تک کہا جا رہا ہے۔ کہ لیبر پارٹی نئے انتخابات میں مسٹر ایٹلی کی بجائے مسٹر مارلیسن کو اپنا لیڈر منتخب کرنا چاہتی ہے اس صورت میں وہی وزیر اعظم ہوں گے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ خود مسٹر ایٹلی مسٹر مارلیسن کو ایسی پیشکش کریں گے۔ اور ان کے وزیر اعظم بننے پر خود سبکدوش ہو کر کسی اور خدمت کے لئے چلے جائیں گے۔

غرض اللہ تعالیٰ کا یہ نشان نہایت ہی واضح طور پر پورا ہوا ہے۔ جو تمام حق پسند اصحاب کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے پھر یہ ظاہر کردیا ہے۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ اور اب آپ کے خلیفہ اور جانشین کے ذریعہ تازہ بتازہ اور عظیم الشان نشان دکھا رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ایمان لائیں۔

سید احمد علی صاحب کی تقریر

سید احمد علی صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تازہ بتازہ نشانات دکھا کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اور آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر ایسی پیشگوئیاں بھی کیں۔ جو جنگوں وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور ایسی بھی کیں جو مختلف ممالک کے اندرونی حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اب پھر اسی قسم کے نشانات سے حضرت مصلح الموعود ایدہ الودود کے ذریعہ دنیا پر اتمام حجت کی جارہی ہے۔ تاکہ لوگ زمانہ کے مصلح کو پہچانیں۔ اور قبول کریں۔ موجودہ واقعہ جن ناموافق حالات میں عین اسی طرح جس طرح کہ رویا میں دکھایا گیا تھا۔ پورا ہو کر بہت بڑا نشان ثابت ہوا ہے۔

جناب چوہدری صاحب کی دوسری تقریر

جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں الفضل سے رویا پڑھ کر سنانے کے بعد فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے جو یہ فرمایا کہ جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح تمام انگریزی اخبارات نے لکھا ہے کہ انگلستان میں لینڈ سلائڈ ہوا یعنی سیاسی انقلابات اور سیاسی زلازل آئے۔ لینڈ سلائڈ محاورہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد سیاسی انقلابات ہوتے ہیں۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بھی لکھا ہے کہ انگلستان میں نہایت حیران کن اور حیرت انگیز سیاسی انقلاب ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ بالکل غیر معمولی طور پر اور رویا کے مطابق ظہور پذیر ہوا۔ بظاہر اس کا خیال تک بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ لیبر پارٹی ایسے حیرت انگیز طریق سے برسر اقتدار آجائیگی۔ انگلینڈ کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ کہ لیبر پارٹی جسکو سوشلسٹ پارٹی بھی کہتے ہیں۔ اسطرح غیر معمولی طور پر کامیاب ہوئی ہے۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کا تار لندن سے

تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ابھی ایک تار الفضل کے نام لندن سے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کا پہنچا ہے۔ اس سے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے بھی اس اثر کے ماتحت کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا قبل از وقت بتایا ہوا رویا پورا ہوا ہے۔ بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ اور لکھا ہے۔

تار کا ترجمہ

لنڈن ۸ ۲ر جولائی۔ لیبر پارٹی کی غیر متوقع کامیابی ایک حیران کن امر ہے۔ مسٹر مارلیسن جو اب لارڈ آف کونسل اور لیڈر آف ہاؤس آف کامنز ہیں۔ اور جو مسٹر ایٹلی کی عدم موجودگی میں لنڈن کی حکومت کے ہیڈ ہونگے۔ ٹائمز نے اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس پارٹی میں سب سے زیادہ قابل اور تجربہ کار مدبر ہیں۔ لیبر الیکشن کمیٹی کے آپ صدر تھے۔ اور وہ پروگرام جس کو بطور اپیل لیبر پارٹی نے ملک کے سامنے رکھا۔ وہ آپ ہی نے مرتب کیا تھا۔

غرض یہ رویا نہایت وضاحت کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اس کے لئے جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ وہاں ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس عظیم الشان نشان کی جو بیّن طور پر ظاہر ہوا ہے۔ ہر ممکن طریق سے اشاعت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ایسے صاف اور بیّن طور پر پورا ہونا مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ ہمارے مبلغین اور دوسرے افراد کو چاہیئے۔ کہ غیر از جماعت لوگوں کے سامنے بڑے زور سے یہ نشان پیش کریں۔ اس کے بعد جلسہ ۸½ بجے شام دعا پر ختم ہوا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شکریۂ احباب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار کے عزیز بھائی خان بہادر نواب احمد نواز جنگ کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اچھی ہے۔ جن احباب نے ان کی صحت کے متعلق دعائیں فرمائیں۔ تاریں دیں۔ خطوط لکھے۔ ان سب کا میں بہت ہی ممنون و مشکور ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ میرے عزیز بھائی دل سے تو احمدیت کو حق سمجھتے ہیں۔ مگر اب تک اس صداقت کو ظاہرہ قبول کرنے کی ہمت نہیں کی۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ان کے متعلق بھی مہربانی فرما کر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے فضل و احسان سے یہ عظیم الشان صداقت قبول کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔ تا یہ میرے جسمانی بھائی میرے روحانی بھائی بھی بنیں۔ اور دنیا میں حقیقی اسلام کی اشاعت کے کام میں اپنی جان و مال سے میرا ہاتھ بٹائیں۔

تبلیغ خاص کے متعلق اعلان ضروری

احباب جماعت کو علم ہے۔ کہ تبلیغ خاص نے ہندوستان کے تمام والیان ریاست۔ کونسلرز بڑے بڑے تاجر زمینداروں کو تقریباً آٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرکے تبلیغ سلسلہ کی ہے۔ غیر احمدی باہر کے ہمارے تبلیغی کام کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہندوستان میں آپنے کیا کیا۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہندوستان میں تبلیغی کام کو مضبوط کریں۔ اس تبلیغ کے ذریعہ سے ایک بڑا تاجر خاندان اور ایک معزز انگریز لیڈی احمدی ہوچکے ہیں۔ اس کا شوہر بھی احمدی لٹریچر پڑھ رہا ہے۔ اور وائسرائے کی ایک اہم شاخ کا سیکرٹری ہے۔ پس حضرت امیر المومنین مصلح موعود علیہ السلام کی خواہش ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے اور احباب نے جس طرح پہلے چندے دیکر اپنے امام کی خواہش پوری کی تھی۔ اب بھی اُمید ہے کہ وہ اپنی عالی ہمتی اور سلسلہ کے لئے قربانی کی جو روح رکھتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ دکھانے میں دریغ نہ فرمائینگے۔ آٹھ ہزار روپیہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ جب تک روپیہ نہ آئے۔ کام رکا رہے گا۔ اور وقت ضائع ہوگا۔ اس لئے احباب جماعت توجہ فرمائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو لکھنا پڑے کہ یہ کام اب نہیں ہوسکتا۔ مایوسی اور احمدیت دو متضاد چیزیں ہیں۔ پس میں امید کا دامن سمیٹنا نہیں چاہتا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ احباب جماعت اس طرف جلد متوجہ ہونگے۔ صرف توجہ کی دیر ہے۔ ورنہ یہ [illegible] ہے۔ ذوالفقار علی خاں انچارج تبلیغ خاص

گولڈ کوسٹ میں احمدی مبلغین اسلام کی مجاہدانہ کوششوں کے شاندار نتائج

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک شامی اہل قلم نوجوان کے تاثرات اور حلفیہ بیان

(۱)

خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے احمدی مبلغین کو افریقہ کے مختلف علاقوں میں جو غیر معمولی کامیابی عطا کر رہا ہے۔ باوجود ظاہری اسباب کی کمی اور مشکلات کی فراوانی کے عطا کر رہا ہے۔ اس کا ذکر الفضل میں آتا رہتا ہے۔ یہ کامیابی ایسی شاندار۔ اتنی حیرت انگیز اور اس قدر موثر ہے۔ کہ ہر قسم کے تعصب سے خالی اور اسلام کی محبت اور الفت اپنے دل میں رکھنے والا ہر شخص جب اسے دیکھتا ہے۔ تو حیرت اور مسرت کے جذبات سے پر ہو جاتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ موقع اور توفیق عطا کرے۔ تو دوسروں کو بھی اس مسرت میں شریک کرنے اور اس حیرت انگیز غلبہ اسلام کی اطلاع دینے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسے ہی ایک حساس اور قابل شامی نوجوان حسن محمد ابراہیم الحسینی کوثریۃ السادۃ جبل عامل لبنان نزیل سیرالیون نے ۱۹۴۰ء میں بلاد شام کے ایک مشہور علمی و ادبی رسالہ "العرفان" میں جو صیدا سے شائع ہوتا ہے۔ جو سیرالیون میں بغرض تجارت مقیم تھے۔ احمدی مبلغین گولڈ کوسٹ و سیرالیون کی مساعی سے متاثر ہو کر ایک پرجوش مقالہ بزبان عربی کلمتی فی الاحمدیۃ کے عنوان سے تحریر کیا۔ جس میں انہوں نے عرب مسلمانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ احمدیت کے متعلق مخالفانہ رویہ ترک کر کے غیر متعصبانہ رنگ میں تحقیق کریں۔ فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون کے آخر میں یہ بھی لکھ دیا است احمدیا ولم اقصد الا الاصلاح ما استطعت یعنی میں احمدی نہیں ہوں اور اس مضمون سے حتی الوسع اصلاح کے علاوہ میرا اور کوئی مقصد نہیں۔ رسالہ "العرفان" ایک بلند پایہ علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے۔ اور عرب ممالک میں وسیع اشاعت رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا بھر میں جہاں جہاں بھی شامی لوگ تجارت کے سلسلہ میں مقیم ہیں اُن کو پہنچتا ہے۔ ذیل میں اس شامی ادیب کے مضمون کا اُردو ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

محمد اسحاق صوفی واقف زندگی

مسیحی منادوں کا حال افریقہ میں

میں نے بارہا اپنی تحریروں میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ جب سے میں جوان ہوا ہوں اور اچھے اور بُرے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پائی ہے۔ اُس وقت سے اپنے محبوب و مالوف وطن کو خیرباد کہہ کر افریقہ جیسے وسیع براعظم میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ اور میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ یہ براعظم دو چیزوں کا نہایت ہی بری طرح سے شکار ہو رہا ہے اول مغربی تہذیب و تمدن و استعمار جس کا زہریلا اثر لوگوں کی رگ رگ میں سماتا جا رہا ہے۔ دوم مسیحی مناد جن سے رُوئے زمین کا شاید ہی کوئی قطعہ خالی ہوگا۔ ان لوگوں نے چپہ چپہ پر اپنے مکر و فریب کا جال بچھا رکھا ہے۔ اور ایسے ایسے قابل شرم حیلوں اور چالاکیوں سے کام لیتے ہیں۔ جن کو انسان زبان پر لانے سے بھی شرماتا ہے۔ چہ جائیکہ انہیں سپرد قلم کیا جائے۔ یہی وجوہ ہیں جن کی بنا پر انہوں نے سارے عالم اسلامی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور نہایت مضبوطی سے اُس کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ باوجود ان کے اس قدر حیلوں اور مکر و فریب کے اُن کی حکومتیں اُن کی خوب امداد کرتی رہتی ہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا وعدہ نہ ہوتا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون تو قریب تھا کہ یہ اپنی ان چالاکیوں سے ہمارے باقیماندہ دین حنیف اور قرآن پاک کو مٹا ڈالتے۔

جب میں دیکھتا ہوں کہ مسلمان کن مصائب میں گرفتار ہیں۔ تو قریب ہوتا ہے۔ کہ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

اسلامی دنیا پر بھیانک اور تاریک رات

اس وقت مجھے یاد آتا ہے۔ کہ ایک وہ وقت تھا۔ جب مسلمانوں کے ہاتھ میں تمام جہان کی قیادت و سیادت تھی۔ اور آج یہ وقت ہے۔ کہ مسلمانوں کی خستہ حالی کو دیکھ کر اُن کی حالت پر رونا آتا ہے۔ اور ان کی اس بے بسی اور زوال و پستی کو دیکھ کر سخت سے سخت دل بھی غم و اندوہ سے بھر جاتا ہے۔ پھر میں اپنے دلی صدمہ کو بیان نہیں کر سکتا۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ گاہ بگاہ عیسائی لوگ اپنی مجلسوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مطاعن سے بھری ہوئی تقریریں کرتے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند مقام کو نیچے گرانے کی ایسی ایسی ناپاک کوششیں کرتے ہیں جن کو بیان کر کے میں اپنی زبان کو ناپاک کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ یہ لوگ بمصداق ہر چہ در دیگ است از چمچہ بیرون مے آید اپنی عادت سے مجبور ہیں۔

اسلامی دنیا کب بیدار ہوگی

اے اسلامی دنیا تو خواب گراں سے کب بیدار ہوگی اور اُس دشمن کے مقابلہ کیلئے جو اپنی ذلیل حرکات سے تیرا گلا گھونٹنا چاہتا ہے۔ اور تجھ پر تمام راستے اس نے بند کر رکھے ہیں۔ کب تیار ہوگی۔ اے میرے خدا کیا اس بھیانک اور تاریک رات کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اے عالم اسلام تو اپنے اس جمود و سکون اور انشقاق و انحطاط و عدم تعاون کی چادر کو کب اتاریگا۔ اور کب تیری آنکھیں کھلینگی۔ کب اپنی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کو حاصل کرنیکے لئے تیرا ہاتھ اُٹھے گا۔ اور کس وقت تو اپنی حفاظت آپ کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ ازہر اور نجف کے اسلامی ادارے کب بیدار ہونگے۔ اور اُن باتوں کی طرف توجہ دینگے جن کی طرف ایک شریف مصنف لبیب الریاشی نے اپنی کتاب نفسیۃ الرسول العربی میں توجہ دلائی ہے۔ ہمارے روحانی رہنماؤں کو جو ہماری امیدوں کا مرکز اور ہماری آرزوؤں کی آماجگاہ ہیں۔ کب یہ پتہ لگیگا۔ کہ علم یقیناً عمل میں ہے۔ نہ کہ بڑے بڑے سفید عماموں اور لمبے لمبے چوغے پہن لینے میں اور نہ ہی شرفاء امت کی حق و ناحق تکفیر میں۔ خدا را کوئی بتلائے کہ کب اور کب یہ باتیں ہونگی؟

ہاں میں پھر پوچھتا ہوں۔ کہ اسلامی ادارے اپنے اس جمود کی لاعلاج بیماری سے کب شفا پائینگے اُن کی نقاہت و کمزوری کا دور کب ختم ہوگا۔ اور وہ اس کام کو کب سرانجام دینگے جس کی اُن سے امید کی جاتی ہے۔ تاکہ مغربی اقوام کو یہ پتہ لگ جائے۔ کہ اسلام وہ نہیں ہے۔ جیسے اُن کے متعصب کینہ ور اور وجدان سے بے بہرہ مشنری اپنے ذہنوں میں تصور کئے ہوئے ہیں۔ اُس وقت اور ہاں صرف اُسی وقت اسلام کو ایسے آدمی حاصل ہونگے جو ٹھوس علم کے حامل ہونگے۔ جن کے دماغ غور و فکر کے عادی جنکے دل نور علم سے منور۔ جن کی بصارتیں تیز اور جن کی بصیرتیں روشن ہونگی۔ جو اپنے عقائد میں پختہ اور ایمان میں پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہونگے۔ یہی اور یہی لوگ ساری دنیا میں پھیل کر ان لغو خیالات اور باطل اعتقادات کی دھجیاں اڑائینگے اور فرق اسلامیہ کی آنکھوں سے جہالت کی پٹی دور کرینگے۔ ربنا ارنا کیف تحی الموتیٰ

آمدم برسر مطلب

میں اپنی اسی تمہید کو کافی سمجھتے ہوئے اب اُس بات کی طرف آتا ہوں۔ جو میرے اس مضمون کا باعث ہوئی اور وہ اس جماعت کا حال ہے۔ جو احمدیہ جماعت کہلاتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر اُس فرقے کا حال جو اپنے بانی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اور اُنہیں مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتا ہے

جماعت احمدیہ کا ذکر

بسا اوقات اس فرقے کے حالات معلوم کرنیکا شوق میرے دل میں پیدا ہوا اور اسی غرض کیلئے میں نے بارہا اُن کی فہرست کتب کو دیکھا اور وہ کتب منتخب کیں جن کا تعلق آج کے مضمون سے ہے۔ مثلاً حمامۃ البشریٰ اعجاز المسیح۔ التبلیغ۔ التعلیم العجب الاعاجیب۔ البرہان الصریح۔ خطبہ الہامیہ تحقیق الادیان۔ الخطاب الجلیل۔ حکمۃ الصیام اور ماہوار رسالہ البشریٰ جو حیفا (فلسطین) سے شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی کتب جن میں اس جماعت کے مؤلفین نے غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے ایسا عمدہ دفاع پیش کیا ہے۔ جس کی نظیر ملنی محال ہے۔ یہی حال اس جماعت کے مبلغوں کا ہے۔ کہ وہ ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں اور مسیحی مشنریوں کو ایسی شکست فاش دی ہے۔ کہ عیسائیوں نے خواب میں بھی اس کا خیال نہ کیا ہوگا۔ اور جہاں تک میرا یقین ہے۔ عیسائی دنیا کو یہ شکست ہرگز نصیب نہ ہوتی اگر یہ احمدی مبلغین اُن کے مقابل میں نہ ہوتے خصوصاً اگر یہ بات اُمت کے اُن علماء پر منحصر ہوتی جو غفلت کے تابع فرمان ہیں۔ دن رات صرف چائے پینے مرغیاں کھانے اور عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنے پر قانع ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اُن کی حالت سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا انہیں اس معاملہ سے بالکل کچھ تعلق ہی نہیں کہ اسلام مر رہا ہے۔ یا زندہ ہے حضرات میری اس جسارت اور گستاخی کو معاف فرمائیں کیونکہ حقیقت یہی ہے ورنہ کوئی سچا شخص میرے مقابلہ پر آئے اور میری ان باتوں کی تکذیب کر کے دکھائے۔

جماعت احمدیہ سے علماء کا سلوک

ہاں مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ اسلامی فرقوں کے بہت سے علماء اس اسلامی جماعت کے بالمقابل اٹھے لیکن سب کے سب بے برگ و بار رہے ان لوگوں نے اسلام کو تو کیا پھیلانا تھا اور ان سے توقع بھی کیا ہو سکتی تھی۔ البتہ انہوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نے تبلیغ اسلام کرنے والوں کے راستہ میں شدید مشکلات پیدا کردیں اور ان کی اشاعت اسلام کے لئے مساعی جمیلہ کی تخریب میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ بلکہ جہاں تک اُن سے بن پڑا لوگوں کو اُن کے خلاف بھڑکانے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی میں پوچھتا ہوں۔ انہوں نے ایسا کیوں اور کس لئے کیا؟ کیا باری تعالیٰ کا یہ ارشاد ان کی آنکھوں کے سامنے سے نہیں گذرا۔ لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظالمون (الممتحنہ) یہ آیات کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اور احمدی لوگ تو کافر نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام کے سچے ہمدرد ہیں۔ پھر اُن سے یہ سلوک کیوں؟

گولڈ کوسٹ میں احمدیت کی کامیابی

چند سال ہوئے جب احمدیت گولڈ کوسٹ میں داخل ہوئی۔ اور چند سالوں میں ہی اس کے ماننے والوں کی تعداد ۲۰۰۰۰ سے بھی بڑھ گئی۔ اور ۱۲۱ بلکہ اس سے کچھ زائد ان لوگوں کی مختلف مقامات میں مساجد ہیں۔ اس جماعت کے مبلغین کی اس جانفشانی اور زبردست جہاد کا نتیجہ ہے۔ جس کی فی زمانہ عالم اسلامی مثال پیش کرنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ لوگ فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں نہ سامان معیشت کی تنگی کی پرواکرتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی ملک کی گرمی یا سردی ان کو اپنے کام میں پورے منہمک اور مصروف رہنے سے روکتی ہے۔

پس ان واقعات کی موجودگی میں خدارا بتلائیں۔ کہ باقی اسلامی جماعتوں کو ان سے کیا مشابہت ہے؟

جماعت احمدیہ کے عقائد

جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ جن کا ایک عرصہ سے عالم اسلامی منتظر تھا۔ تاکہ آپ آکر دین اسلام کی تجدید کریں۔ اور اگر آپ نہ آتے تو قریب تھا۔ کہ خیر گم ہو جاتا۔ اور اسلام نسیًا منسیا ہو جاتا۔ اور یہ کہ آپ کو مثل اور انبیاء کے رویا اور الہام ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ جماعت یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ آپ مجدد بھی اور نبی بھی ہیں۔ لیکن بدوں کسی نئی شریعت کے۔ بمصداق حدیث خیرالانام کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ پس کیا انبیاء بنی اسرائیل کے لئے بجز تورات کوئی اور کتاب تھی؟ بالطبع ہر شخص یہی جواب دیگا۔ کہ نہیں۔ اسی طرح آپ بھی نبی ہیں لیکن بغیر کسی نئی کتاب کے۔ یہ ہے وہ نئی بات جسے بانی سلسلہ احمدیہ نے پیش کیا۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کے باعث عالم اسلام کا غیظ و غضب اس جماعت کے خلاف بھڑک اٹھا۔ کاش دنیا انصاف و عدل سے کام لے۔ اور کتاب اللہ کو حکم بنا کر اس جماعت کے مبلغوں کو امن و اطمینان کے ساتھ اسلام پھیلانے دے۔ کیونکہ کتاب اللہ کہتی ہے۔ کہ وقال رجل من اٰل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب "غافر"

دائرۃ الترجمہ

جماعت کے مختلف احباب اپنے طور پر یا سلسلہ کی تحریک و ہدایات کے ماتحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرتے رہتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ چاہتی ہے کہ ایسے تمام ترجمہ کرنے والے احباب کو یک گونہ منظم کیا جائے۔ اور ان کے علاوہ دیگر انگریزی دان احباب کو بھی اس کار خیر کے بجالانے کا شوق دلا کر اس دائرہ میں شامل کیا جائے۔ پس تمام ایسے احباب جو کسی کتاب کا ترجمہ فرما چکے ہیں۔ اور وہ تاحال شائع نہیں ہؤا۔ یا وہ آج کل ترجمہ فرما رہے ہیں۔ یا آئندہ ترجمہ فرما سکینگے۔ ازراہ کرم تفصیل کے ساتھ اپنی کارگزاری اور آئندہ عزائم سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ والسلام۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

بخاری کی حدیث اَطْوَلُکُنَّ یَدًا کا صحیح مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ اول میں تحریر فرماتے ہیں۔ "بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ میں پہلے اس سے چند دفعہ لکھ چکا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا تھا۔ کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملیگی۔ جس کے لمبے ہاتھ ہوں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت کی خبر نہ تھی۔ اس لئے منع نہ کیا۔ کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۷)

مندرجہ بالا عبارت پر مخالفین کی طرف سے دو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ پہلا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ہاتھ نہیں ناپے گئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر افتراء ہے۔" (محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۹۹)

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اطولکن یدًا کے معنے لمبے ہاتھ کے نہیں ہیں۔ لمبے ہاتھ تثنیہ یا جمع کے صیغوں میں بولا جاتا ہے۔ حدیث میں یدًا کا لفظ ہے۔ (محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۱۱۵)

اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کی ازواج مطہرات نے دریافت کیا۔ کہ حضور کونسی بیوی سب سے پہلے آپ کی وفات کے بعد آپ کو ملے گی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اطولکن یدًا۔ کہ جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آپ کی بیویوں نے ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو آپ کی بیوی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ لمبے نکلے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ جو بہت سخی تھیں۔ تو ہم نے سمجھا۔ کہ لمبے ہاتھ سے مراد صدقہ و خیرات تھا۔ نہ کہ ظاہری ہاتھوں کی لمبائی۔

اس حدیث سے ہر عقلمند یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں نے آپ کے روبرو اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اجتہاد بھی یہی تھا۔ کہ جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ وہی سب سے پہلے فوت ہو گی۔ ورنہ حضور اسی وقت فرما دیتے کہ اطولکن یدًا سے ظاہری ہاتھ مراد نہیں۔ اور تمہاری یہ حرکت خلاف منشاء پیشگوئی ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ہاتھوں کا ناپا جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منع نہ کرنا صاف بتا رہا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہی سمجھتے تھے۔ کہ پہلے وہی بیوی فوت ہو گی۔ جس کے ظاہری ہاتھ لمبے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روبرو ہاتھ ناپنا غلط ترجمہ ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ترجمہ بیان فرمایا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ جیسا کہ فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ میں لکھا ہے۔ حملن طول الید علی الحقیقۃ فلم ینکر علیھن۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد اطولکن یدًا سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کا اپنے اپنے ہاتھوں کی لمبائی معلوم کرنے کی غرض سے اپنے اپنے ہاتھوں کا ناپنا اسلئے تھا۔ کہ ازواج مطہرات نے حضور کے ارشاد اطولکن یدًا میں ید کے معنی ظاہری ہاتھ سمجھے تھے۔ جو اس کے حقیقی معنی تھے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویاں اپنے ہاتھوں کو ناپ رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ اگر اس وقت جب ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود نہیں تھے۔ جیسا کہ محمدیہ پاکٹ بک میں لکھا گیا ہے تو پھر یہ فقرہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ فلم ینکر علیھن۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیویوں کو ہاتھ ناپنے سے نہ روکا۔

دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ یدًا صیغہ واحد ہے۔ جمع نہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ فتح الباری

جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ میں مستدرک حاکم سے حافظ ابن حجر نے حضرت عائشہ رضؓ کی یہ روایت بیان کی ہے:۔ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لازواجه اسرعكن لحوقا بي اطولكن يدًا۔ قالت عائشة فكنا اذا اجتمعنا في بيت احدانا بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم نمد ايدينا.....

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویاں جب ایک دوسری کے گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جمع ہوتی تھیں۔ تو اپنے اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ لمبے کرکے دیکھا کرتی تھیں۔ کہ ہم میں سے کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت زینبؓ کا انتقال ہوگیا۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کو عربی زبان کا یہ باریک نکتہ جو عبداللہ معمار نے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے پس خوردہ سے بیان فرمایا ہے۔ کہ اطولکن یدًا کے معنی عربی زبان کے لحاظ سے دستِ سخاوت کی لمبائی ہیں۔ تو وہ اس غلطی میں مبتلا نہ ہوتیں۔ جس غلطی میں آج جماعت احمدیہ ازواج مطہرات کی تقلید میں مبتلا ہوگئی ہے۔

میں ذیل میں دو مشہور ترجمے نقل کرتا ہوں۔ جن سے یہ ثابت ہے۔ کہ اہل علم حضرات حدیث اطولکن یدًا کا ترجمہ لمبے ہاتھ ہی کرتے رہے ہیں۔

مولوی وحید الزمان صاحب اہلحدیث حیدرآبادی اس حدیث کا ترجمہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"آنحضرتؐ کی بعض بیویوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا۔ ہم میں سب سے پہلے آپؐ سے کون ملیگا۔ آپ نے فرمایا۔ جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ اور پھر وہ ایک چھڑی لیکر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں۔ تو سودہ رضؓ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے۔ بعد جب سب بیبیوں میں سے پہلے حضرت زینب کا انتقال ہوا۔ تو ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا۔" مشارق الانوار کا جو ترجمہ تحفۃ الاخیار مطبع نولکشور سے شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی (اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدًا) تو ظاہری ہاتھ سمجھ کر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے....." مرو

ہندوستان اور مشرقی افریقہ میں تجارت

لڑائی سے پہلے ہندوستان اور مشرقی افریقہ کے ممالک پر جاپانی صنعت و تجارت کا تسلط بڑی حد تک بڑھتا جا رہا تھا۔ مگر ہندوستان کی تجارت ان ممالک سے برائے نام تھی۔ لیکن لڑائی چھڑنے کے بعد جاپان کی تجارت ان ممالک سے یکلخت بند ہوگئی۔ اور ہندوستان کی تجارت مشرقی افریقہ کے ممالک میں فروغ پانے لگی۔ ہندوستانی گورنمنٹ کی طرف سے جو اعداد و شمار جمع کرائے گئے ہیں۔ وہ ہندوستان کی تجارت کے بڑھنے کے متعلق خلاصتہً یہ ہیں۔

یوگنڈا اور کینیا میں ہندوستان کی برآمد ۱۹۳۸ء میں دوسرے ممالک کی نسبت صرف چار فی صدی جاتی تھی۔ ۱۹۴۲ء میں یہ برآمد اکیس فی صدی تک بڑھ گئی۔ ٹانگانیکا میں پانچ کے قریب یہ برآمد تھی۔ جو ۲۴ فی صدی تک بڑھ گئی۔ زنجبار میں نو فیصدی سے پچیس فیصدی تک پہنچ گئی۔ مالی حیثیت سے ساڑھے چار لاکھ پونڈ کا مال ۱۹۳۸ء میں کینیا میں جاتا تھا۔ اب تیس لاکھ پونڈ کا مال بھیجا گیا۔ اور ٹانگانیکا میں ڈیڑھ لاکھ سے ترقی کرکے ساڑھے سولہ لاکھ تک مال بھیجا گیا۔

مشرقی افریقہ کی منڈیوں پر ہم تفصیلی نظر ڈالیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں جو پہلے جاپان اور یورپین ممالک سے آتی تھیں اب ہندوستان سے منگوائی جا رہی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا نمبر سوتی پارچات کا ہے۔ کینیا اور یوگنڈا میں ۱۹۴۲ء میں اٹھاسی فی صدی سوتی کپڑا ہندوستان سے گیا ہے۔ ترانوے فی صدی ٹانگانیکا اور بہتر فی صدی زنجبار کو۔ پس اس وقت ۱۹۳۸ء سے لے کر ۱۹۴۲ء تک مشرقی افریقہ کے یہ ممالک ہندوستانی کپڑے کے لئے ایک بہت بڑی منڈی بن گئے ہیں۔ لڑائی سے پہلے سوتی پارچات ان ممالک میں پانچ فی صدی تک لنکا شائر سے آتے تھے باقی سب سامان جاپان ہی سے جاتا تھا۔

لڑائی کے بعد جب جاپان کی برآمد بند ہوگئی تو ان ممالک نے اور منڈیوں کی تلاش شروع کی مگر انگلستان کے کارخانے بھی جنگی ضروریات پوری کرنے میں مصروف تھے۔ صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک تھا۔ جہاں سے ان کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اب ہندوستانی تاجروں اور کارخانہ داروں کے لئے یہ موقعہ ہے کہ ان علاقوں کی ضروریات کو تفصیلی طور پر علم حاصل کریں۔ اور ان میں اپنا تجارتی رسوخ نہ صرف قائم رکھیں۔ بلکہ اسے بڑھائیں جبکہ وقت تجارت جنگ کے بعد امن کی حالت میں آ جائیگی۔ اس وقت ان ممالک میں بھی ہندوستان کو سخت مقابلہ کرنا پڑے گا۔

اس آئندہ مقابلے کے پیش نظر بعض باتوں کا علم مفید ہوگا۔ مثلاً رنگین چادروں کی تجارت پہلے پہل ان ممالک کی امریکہ سے تھی۔ مگر جاپان کی تجارت شروع ہونے پر امریکہ نے اپنا مال بھیجنا بند کر دیا۔ آئندہ بھی یہی خیال ہے کہ امریکہ ہندوستان کے مقابلے میں اپنا مال وہاں نہیں بھیجے گا۔ ہندوستان کو صرف جاپان کا ہی سب سے زیادہ ڈر ہونا چاہیئے تھا۔ جو شکست کے بعد ان شاء اللہ اس قابل نہیں رہے گا کہ ہندوستانی تجارت کا مقابلہ ان ممالک میں کر سکے۔

خاکی زین اور سفید کپڑا بھی ہندوستان سے ان ممالک میں جا رہا ہے۔ خاکی زین کے متعلق تو یہ خیال ہے کہ یہ کپڑا برابر جاتا رہے گا۔ لیکن سفید کپڑا ممکن ہے ان ممالک میں مقبول نہ ہو۔ کیونکہ جو نمونہ ہندوستان میں تیار ہوتا ہے اسے مشرقی افریقہ کی منڈیاں پسند نہیں کرتیں۔ پس یا تو اس کپڑے کو ہندوستان بہتر بنائے یا اس تجارت سے وہاں ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

چھپے ہوئے کپڑے کی تجارت مشرقی افریقہ میں اہم سمجھی جاتی ہے۔ مگر ہندوستانی تاجروں نے اس کی طرف سے غفلت برتی۔ اور ان لوگوں کے مذاق کے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ انگلستان کے کارخانے خود افریقہ کے پسندیدہ نمونوں کے مطابق چھاپ کر بھیجتے رہے ہیں۔ مگر ہندوستان کے تاجروں نے ان کا مذاق سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اسلئے انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر صرف یہی نہیں کہ جس ملک میں چھپا ہوا کپڑا بھیجا جائے۔ اس ملک کے مذاق کو مدنظر رکھا جائے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ سب تاجروں کو ایک ہی نمونہ کا کپڑا بھیج دینا کساد بازاری پیدا کر دیتا ہے۔ چاہیے یہ کہ جس نمونہ کا کپڑا ایک فرم کو بھیجا جائے دوسروں کو وہ نہ بھیجا جائے۔ تاکہ وہ تاجر اپنے نمونے کی دوسری جگہ نایابی کی وجہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ اور مختلف تاجر اپنے اپنے نمونوں کے چھپے ہوئے پارچات ملتے رہنے سے تعلق قائم رکھیں۔ اگر ہندوستانی کارخانے دار اس طریق پہ کام کریں تو ان کو بہت زیادہ اب بھی اور لڑائی کے بعد بھی میدان مل سکتا ہے۔

ابھی تک کہ ہندوستانیوں نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ ہاتھ سے چھاپنے والوں نے کچھ کام کیا ہے مگر یہ چونکہ ہر ایک کو ایک ہی نمونہ کا کپڑا دیتے رہے ہیں۔ اس لئے ان ممالک کے تاجر مطمئن نہیں ہوئے اور ان سے کپڑا لینا بند کر دیا ہے اور اب وہاں کے مقامی لوگوں نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ وہ سفید کپڑا ہندوستان سے منگاتے ہیں اور خود چھاپتے ہیں۔ مگر یہ اسی وقت تک ہے جب تک انگلستان اور یورپین ممالک جنگی چیزیں بنانے میں مشغول ہیں۔ جونہی وہ فارغ ہوتے کام شروع کر دیں گے۔ ہندوستان کو اس کام کے لئے چار سال ملے۔ مگر ہندوستان نے اس تجارت کو قابو میں لانے کی کوشش نہیں کی۔ اس وقت بھی ہندوستان کا چھپا ہوا کچھ مال وہاں بک رہا ہے لیکن وہ محض اس لئے کہ اور کوئی مال ملتا نہیں جس وقت اور مال ملنے لگا۔ خیال یہی ہے کہ لڑائی کے بعد ہندوستانیوں کے ہاتھ میں صرف خاکی زین کی تجارت رہ جائے گی۔

زین کی تجارت میں مختلف قسمیں ہیں اور اس معیار کو قائم رکھتے ہوئے فروغ ہو سکتا ہے بہتر یہی ہے کہ جنگ ختم ہونے سے پہلے ہندوستان نے اس کپڑے کا جو معیار قائم کیا تھا۔ اس کو گرایا نہ جائے۔ یہ بات ظاہر کر دینا ضروری ہے۔ کہ ہندوستان سے خاکی زین ایک دفعہ بہت اچھی کوالٹی میں بھیجا گیا تھا۔ جس کو وہاں کے تاجروں نے پسند کیا۔ اور بہت سے آرڈر بھیجے۔ لیکن پھر جو کپڑا گیا وہ پہلے معیار کے مطابق نہیں تھا۔

اوڑھنے یا بچھانے والی سوتی چادریں ان ممالک میں لڑائی سے قبل ہالینڈ سے آتی تھیں جاپان بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اب ہندوستانی چادریں آہستہ آہستہ رائج ہو رہی ہیں۔ امید ہے لڑائی کے بعد یہ تجارت قائم رہے گی۔

مچھر دانیاں لڑائی سے پہلے مشرقی افریقہ میں مانچسٹر سے آتی تھیں۔ لڑائی کے بعد بھی یہ مال وہیں سے آئے گا۔ اگر ہندوستان نے اس طرف توجہ نہ کی۔ ہاں سستی بنی ہوئی مچھر دانیوں کو ہندوستان کامیابی کے ساتھ بھیج سکتا ہے۔ جیسا کہ لڑائی سے پہلے جاپان سستی مچھر دانیوں کی ہزاروں گانٹھیں بھیجتا رہا ہے۔

ریشم اور مصنوعی ریشم کی تجارت لڑائی کے بعد جب یورپ اور جین سے مال آنا شروع ہو جائیگا ہندوستان بالکل مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اگرچہ اس وقت ہندوستان کے کارخانوں کی بنی ہوئی ریشم کی چیزوں کے لئے منڈیاں مل رہی ہیں۔

پارچات کے علاوہ کئی مختلف چیزیں ہیں جن کی ہندوستان لڑائی کے بعد تجارت بڑھا سکتا ہے۔ مثلاً:۔

چمڑے کی بنی ہوئی چیزیں مشرقی افریقہ میں اچھی بکتی ہیں۔ سوٹ کیس۔ اٹیچی کیس۔ اسٹول بیگ۔ منی بیگ۔ بیلٹی۔ چپل وغیرہ وغیرہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ چیزیں اچھی بنی ہوئی ہوں۔ چھری کانٹے پہلے انگلستان۔ امریکہ جرمنی اور جاپان سے آیا کرتے تھے۔ اب ہندوستان سے جانا شروع ہو گئے ہیں۔ اور پسند بھی کئے گئے ہیں۔ ماچس دیا سلائیاں پہلے یورپ سے آتی تھیں۔ مگر اب وہاں سے آنا بند ہو گئی ہیں اور ہندوستان سے جاتی ہیں۔ مگر یہ رپورٹ کی گئی ہے کہ سیلون اور جنوبی افریقہ کی ماچس ہندوستان کی بنی ہوئی ماچس سے بہتر ہے۔ پس اگر ہندوستان اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے۔ تو ماچس بہتر بنانے۔

مکان بنانے کی چیزیں مشرقی افریقہ میں انگلستان۔ جرمنی اور جاپان سے آیا کرتی تھیں۔ لیکن اب جرمنی اور جاپان کی جگہ ہندوستان نے لے لی ہے۔ عمارت کے لئے لاک۔ لال اور پیلا رنگ۔ السی کا تیل۔ لوہے کے بولٹ پیتل کے بولٹ۔ پیتل کے دروازے۔ یا روشندانوں کے قبضے۔ سوت۔ اور سن کی رسیاں ہر قسم کے سوتی تاگے۔ سوتی کینڈوس۔ لوہے اور پیتل کے تالے ہندوستان سے جا رہے ہیں۔

ہوزری کی تمام چیزیں لڑائی سے پہلے انگلستان زیکوسلوویکیہ اٹلی اور جاپان سے آیا کرتی تھیں اب ہندوستان کے لئے موقعہ ہے کہ یہ تجارت اپنے ہاتھ میں لے۔ اس وقت ہندوستانی جرابیں وہاں اچھی قیمت پر بک رہی ہیں۔ اور آگے بھی ترقی کرنے کی بہت گنجائش ہے۔ بشرطیکہ ہندوستان مشرقی افریقہ میں نئے نئے نمونوں کی چیزیں تیار کر کے بھیج سکے۔

سلے سلائے پارچات بھی مشرقی افریقہ کے ملکوں میں انگلستان جاپان اور ہالینڈ سے آتے تھے۔ چونکہ مشرقی افریقہ میں سلائی بہت گراں ہے۔ اس لئے سلے ہوئے پارچات کی مانگ ہے۔ یہ تجارت بھی لڑائی کے بعد بہت ترقی کر سکتی ہے۔

اعلیٰ قسم کے صابن کی تجارت ان ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ حال میں دفتر تجارت سے متعدد فرموں اور گورنمنٹ محکموں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔ کہ ان کو اعلیٰ قسم کے ہندوستانی صابن مہیا کئے جائیں۔ اور غسل کے لئے اعلیٰ قسم کے صابن کافی مقدار میں وہاں بھیجے بھی گئے ہیں۔ ان ملکوں میں صابن تیار ہوتا ہے مگر اعلیٰ قسم کا نہیں۔

پکے چمڑے۔ برش چٹائیاں۔ کھلونوں کے سامان سن اور سن کی تجارت اور مٹھائیوں کی تجارت بھی ان ملکوں سے ہو سکتی ہے۔

غرض صنعت و تجارت کے لئے لگاتار چوکس ہو کر کام کرنا ضروری ہے۔ جو قومیں صنعت و تجارت میں منہمک ہیں ان کی حکومتیں اور ان کے ماہرین فن انہیں وقت پر اطلاع دیتے ہیں۔ اور وہ ان کے بتائے ہوئے مشوروں پر چل کر فائدہ اٹھاتی ہے۔ امید ہے کہ جماعت کے صناع اور تاجر حوصلہ کر کے اس وسیع میدان میں قدم آگے بڑھائیں گے (ناظم تجارت)

ضروری تصحیح

۲۴ جولائی کے "الفضل" میں قمر صاحب افغانوی کا ایک مضمون بعنوان "مسیح و مہدی" شائع ہوا ہے جس میں قال ابو حاتم وابراھیم الحربی "صدوق" و زاد الحربی لوکان الکذب حلالاً ترکہ تنزھا کا ترجمہ غلط چھپا ہے۔ صحیح ترجمہ حسب ذیل ہے یعنی ابو حاتم اور ابراہیم حربی دونوں کے نزدیک ہارون بن عبداللہ "صدوق" نہایت ہی سچا انسان ہے۔ مگر ابراہیم حربی اپنے اسی ریمارک میں اور آگے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بالفرض جھوٹ بولنا حلال بھی ہوتا تو یہ ہارون بن عبداللہ جھوٹ بولنے سے احتراز کرتا۔ ظفر محمد جامعہ

پتہ مطلوب ہے

صلاح الدین صاحب (ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم) چک ۱۱/۱۲ ڈاکخانہ ڈیرانوالہ چشتیاں ریاست بہاولپور کو ایک رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی۔ جو واپس آگئی ہے کہ وہ فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو ایڈریس سے دفتر کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۷۰ منکہ نواب بیگم زوجہ چودھری علم الدین صاحب قوم جٹ بھٹو عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چک ۲۹ آبادی دھرکی ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲/- روپے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ نقد ۲۶۸/- روپے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور جو جائیداد آئندہ پیدا کروں گی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نواب بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری علم دین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۶۶ منکہ محمد شریف ولد ملک برکت علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ دکان داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تنہ غلام نبی حال اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان قادیان محلہ دارالبرکات متصل ریلوے سٹیشن قادیان ہے تعدادی ساڑھے سات مرلہ کا ہے اور نقد یکصد روپیہ ہے اور یکصد روپیہ کی امانتی مرہونہ میرے پاس ہے۔ مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا اس کے علاوہ ماہوار آمدنی پر گزارہ ہے۔ جو ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ کمی بیشی کے متعلق مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور جو آئندہ جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں گا اسکی بھی اطلاع دوں گا۔ اور جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ملک محمد شریف۔ گواہ شد مسعود احمد قائد۔ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۴۴۹ منکہ سید سعید احمد ولد سید عبدالرشید قوم سادات پیشہ مزدوری عمر ۲۴ سال پیدائشی ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمدنی مبلغ ۳۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد سید سعید احمد۔ گواہ شد:۔ ملک محمد شریف مالک رانجھی ٹیلرنگ ہاؤس اوکاڑہ۔ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۵۲۶ منکہ نور بی بی زوجہ چودھری نور محمد صاحب نمبردار قوم جٹ عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۳ء ساکن چک ۲۶۶ ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ملکیت مویشی ملکیت ۵۰۰/- روپے اور مبلغ ۵۰۰/- میرے لڑکے محمد عبد اللہ عبدالرحمٰن صاحب کے پاس قرض ہیں۔ میں کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکوں نمبردار محمد عبد اللہ اور عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے مبلغ یکصد روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد اور ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا حصہ جائیداد کے ادا کرنے کے ذمہ دار میرے ہر دو پسران ہوں گے۔ العبد نور بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن پسر موصیہ۔ گواہ شد حق نواز پسر موصیہ

نمبر ۸۶۸۳ منکہ امۃ اللہ عرف لال پری زوجہ خان میر خان افغان قوم سید عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے خاوند کے ذمہ میرا مہر مبلغ تین سو روپیہ واجب الادا ہے میری ذاتی آمد بھی کوئی نہیں ہے۔ میں اپنی مہر والی رقم تین سو روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے خاوند مسمی خان میر خان افغان کو اس بات پر اصرار ہو کہ انہوں نے میرا حق مہر ادا کر دیا ہے۔ مگر میرے علم میں یہ درست نہیں ہے۔ اگر میرے خاوند نے مہر تسلیم نہ کیا تو میں اپنی زندگی میں ہی ۳۰ روپے ادا کر دوں گی۔ الامۃ :۔ امۃ اللہ عرف لال پری نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مرزا بشیر احمد قادیان

گواہ شد: بشیر احمد اسپیکر سوسیہ

۳۱ جولائی

کی فہرست تیار ہو رہی ہے ان شاء اللہ یکم اگست کی ڈاک سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں ارسال کی جائے گی

برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اکسیر ہیضہ

ہیضہ بہت ہی نامراد بیماری ہے۔ اس کا حملہ اچانک ہوتا ہے۔ اور فوراً ہی انسان کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ "اکسیر ہیضہ" اسکے سدباب کے لئے بہترین چیز ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی شیشی کا ہونا نہایت ضروری ہے

قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ بارہ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان پنجاب

ضرورت ہے

قادیان کے ایک تجارتی ادارہ کے لئے ایک سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی میں ڈرافٹ کر سکے اور تیزی سے ٹائپ بھی کر سکے۔

تنخواہ ۶۰ روپے ماہوار۔ الاؤنس بیس روپے۔ کل -/۸۰ روپے۔

قادیان میں رہائش کے خواہشمند کے لئے نادر موقع ہے

تمام درخواستیں بنام ب۔ ا۔ معرفت الفضل قادیان آنی چاہئیں

این۔ ڈبلیو۔ آر

سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں سے مل سکتے ہے والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور ٹرین کلرک ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۳۵ عارضی اسامیاں ہیں جن میں سے ۲۲+۴ مسلمانوں کے لئے تین سکھوں پارسیوں اور دیسی عیسائیوں کے لئے اور ایک شیڈولڈ اقوام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مخصوص ہے

تنخواہ چالیس روپے ماہوار زمانہ ٹریننگ کیلئے ۳۰۔ ۲/۱-۲ --- ۵۰ --- ۲ --- ۶۰ کے گریڈ میں ملیگی۔ اس کے علاوہ گرانی اور دیگر الاؤنس۔ جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں دیئے جائیں گے۔

قابلیت :۔ میٹریکولیشن سکینڈ ڈویژن میں۔ (بشرطیکہ نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو) جونیر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو گو کمیشن چاہے تو تھرڈ ڈویژن میں پاس شدہ امیدواروں کی درخواستوں پر بھی غور کر سکتا ہے۔

عمر ۱۸۔ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہئیے شیڈولڈ اقوام کے امیدواروں کی عمر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ۲۸ سال سے زائد نہ ہونی چاہئیے۔ عمر کی تعیین کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ علی الترتیب ۱۷ سال اور بیس سال تک ہو سکتی ہے

مزید تفاصیل

کے لئے ایک ایسے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور آپکا ایڈریس لکھا ہو سکرٹری کو لکھیں ---

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری ہوتا ہے تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خوش خبری --- خوش خبری

رمضان شریف میں تلاوت قرآن کریم کا بہت بڑا ثواب ہے ہمارے ہاں آپ کی ضرورت کے مطابق مندرجہ ذیل حمائل اور قرآن مجید موجود ہیں منگوا کر فائدہ اٹھائیے:۔

۱۔ حمائل معریٰ جیبی عکسی۔ خوبصورت نگین مطلاوی دو روپے بارہ آنہ مجلد مراکو مطلا اعلیٰ تین روپے ۱۲ آنہ

۲۔ حمائل مترجم جیبی عکسی خوبصورت نگین مترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب ساڑھے چار روپے۔

۳۔ حمائل مترجم :۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب و حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مجلد معمولی پانچ روپے ۳ آنہ۔ مجلد اعلیٰ ساڑھے چھ روپے۔ مجلد سپیشل اعلیٰ سات روپے۔

۴۔ قرآن معریٰ مجلد کتابت و طباعت اعلیٰ جسے ہر بچہ۔ بوڑھا بڑی آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ ہدیہ پونے پانچ روپے۔

اس کے علاوہ تجرید بخاری مترجم --- مشکوٰۃ مترجم --- بلوغ المرام مترجم تذکرۃ الاولیاء۔ کامل التعبیر --- موعودہ اقوام عالم اور سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب قابل فروخت ہیں

مینیجر مکتبہ بشارات رحمانیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تلاش گمشدہ میرا لڑکا حفیظ اللہ خان ۴۵-۷-۱۴ کو قادیان سے چھوٹی گاڑی سے کہیں چلا گیا ہے۔ اسے دماغی تکلیف ہے۔ دوست اپنے اپنے ہاں اُس کا خیال رکھیں اور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ تلاش کرا کر قادیان محلہ دارالفضل پہنچا دیں پانچ روپے انعام اور کرایہ آمدورفت دیا جائے گا۔ حلیہ حفیظ اللہ خان عمر ۲۶ سال۔ رنگ گندمی۔ جوان مضبوط۔ سر ننگا جسم ننگا۔ صرف چادر کمر میں بندھی ہوئی۔ پاؤں میں ٹوٹی ہوئی جوتی۔ بولتا کم ہے۔ اور کبھی زیادہ بولنے لگتا ہے

ڈاکٹر نعمت اللہ خان محلہ دارالفضل شرقی قادیان ضلع گورداسپور۔

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے اُن کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر انکو دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب مجدد تھے اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ کا چیلنج دے رہے ہیں اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے۔ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو

مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو احباب مولوی صاحب کے ہم خیال ہیں انکو بھی دو ہزار روپے کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے مبلغ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اُردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے بصرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد --- دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ کل بھاری امریکن بمباروں نے جاپان کے جزیرہ ہانشو کے پاس ایک شہر پر سخت بمباری کی۔ اور ایک ہزار ٹن بم گرائے۔ ۷۰۰ فائٹروں نے کورے کی بندرگاہ کو پھر نشانہ بنایا۔ اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ ایک ہوائی جہاز لیجانے والے بڑے جنگی جہاز کو اور جاپانی کروزروں کو بھی نشانہ بنایا۔

واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ پچاسویں امریکن بحری بیڑے کے ایڈمیرل نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ اتحادی ہر طرف سے جاپان کو تباہ کرنے کے لئے جہاز جمع کر رہے ہیں۔ اور اتنی زبردست تیاری کے ساتھ چڑھائی کی جائیگی۔ کہ فوجی تاریخ میں اس کی مثال نہ مل سکے گی۔

چنگکنگ ۳۰ جولائی۔ چینی فوجیں کوانگسی کے شہر کوئلن پر قبضہ کر لینے کے بعد بچے کھچے جاپانی دستوں کا صفایا کر رہی ہیں۔

پوٹسڈم ۳۰ جولائی۔ پوٹسڈم میں عظماء ثلاثہ کی کانفرنس تسلی بخش طور سے ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ کن امور کے متعلق کیا فیصلے ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کانفرنس ایک دو روز تک ختم ہو جائے گی۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ۸ اگست کی بجائے ۱۵ اگست کو منعقد ہوگا۔ اور آنے والی جمعرات کو کیبنٹ کے تمام ممبران حلف وفاداری اٹھائینگے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ نئے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے تمام ان ممالک اور اصحاب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے ان کے وزیر اعظم منتخب ہونے پر ان کو مبارکباد کے تار دئیے۔ یا خطوط ارسال کئے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ آٹھویں فوج کو توڑ دیا گیا ہے۔ یہ وہ فوج ہے۔ جس نے افریقہ اور اٹلی میں زبردست کارنامے دکھائے۔ اور متعدد فتوحات کا سہرا اس کے سر پر ہے۔ لارڈ ویول نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس فوج کی خدمات کو دنیا نے نہایت ہی نظر استحسان سے دیکھا اور اس کے کارنامے سنہری حروف میں صفحات تاریخ کی زینت بن کے رہینگے۔ جنرل آکنسن ہوور نے کہا۔ کہ آٹھویں فوج اتحادی ممالک کے لئے ہمیشہ زندہ مثال اور خوشکن یاد چھوڑ گئی ہے۔ اس فوج میں ہندوستان و افریقہ اور آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے سپاہی شامل تھے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ جاپان پر پچھلے چند روزہ شدید حملوں کے دوران میں اس کا بہت بڑا جہاز ہیگو ڈوب گیا۔ یہ جہاز ۳۰ ہزار ٹن کا تھا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ جاپان پر شدید بمباریوں کا سلسلہ اب پھر شروع کر دیا گیا ہے۔ جنرل نمٹس نے بتایا کہ جاپان کے گیارہ شہروں پر شدید بمباری شروع کرنے سے پہلے ایک زبردست انتباہی حملے سے لوگوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ چھ ہوائی جہازوں نے ان شہروں پر چکر لگا کر ۵ لاکھ اشتہارات پھینکے۔ جس میں یہ امر واضح کر دیا گیا۔ کہ وہ شہروں سے باہر نکل جاویں۔ ورنہ انہیں وہیں جلنا منظور کرنا پڑے گا۔

نیویارک ۳۰ جولائی۔ تقریباً ۵۰ ہزار مزدوروں نے جو جہاز سازی کا کام کرتے تھے۔ ہڑتال کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ جاپان پر سخت بمباری بند کر دی جائے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانی حکومت میں تبدیلی کے نتیجے کے طور پر لارڈ ہیلی فیکس جو واشنگٹن میں سفیر برطانیہ ہیں۔ اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائینگے۔ لیبر پارٹی ان کی بہت مخالفت کر چکی ہے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ برطانی جرائد نے نتیجہ انتخابات پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ میں عام انتخابات کے معنی یہ ہیں۔ کہ خاموشی سے ایک انقلاب ہو گیا۔

نیویارک ۳۰ جولائی۔ چرچل پارٹی کی شکست اور مسٹر ایمری کی ناکامی پر رائے زنی کرتے ہوئے ٹوکیو ریڈیو نے کہا۔ کہ ہندوستان نے ایک بڑے دشمن سے نجات پائی۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لارڈ موئنٹ بیٹن جاپان پر حملہ کی تفصیلات کا فیصلہ کرنے لنڈن آئے ہیں۔ یہ سکیم بھی ایسی ہی ہوگی۔ جیسی ہٹلر نے انگلینڈ کو فتح کرنے کے لئے تیار کی تھی۔ یعنی جاپان کو درمیان میں سے دو حصوں میں کاٹ دینا۔ تاکہ دونوں حصے ایک دوسرے کو مدد نہ دے سکیں۔ فوجی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ ایسا حملہ ٹوکیو سے ۱۶۰ میل مغرب میں ممکن ہے۔ یہاں جاپان خاص کی چوڑائی صرف ۶۰ میل ہے۔

نیویارک ۳۰ جولائی۔ ڈیلی نیوز کا خیال ہے۔ کہ جنرل انتخابات میں شکست کے بعد اب مسٹر چرچل کو لارڈ بنا کر بڑے ہاؤس میں بھیجا جائیگا۔ لیبر گورنمنٹ ان کی جنگی خدمات کو نظر انداز نہیں کرے گی۔

ملبورن ۳۰ جولائی۔ ایک ریڈیو براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ لارڈ موئنٹ بیٹن کو اب بورنیو جاوا کے علاقہ کی کمانڈ بھی دی جائے گی۔ برلن میں آپ نے مسٹر ٹرومین سے ملاقات کی تھی۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ یہاں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ لیبر پارٹی کی پہلی میٹنگ میں نئے لیڈر کا انتخاب ہوگا۔ تو اکثر ممبر مسٹر ایٹلے کی جگہ مسٹر ہربرٹ مارلسن کو ترجیح دینگے۔ اور مسٹر ایٹلی سمندر پار کوئی عہدہ منظور کر لینگے۔

سان فرانسسکو ۳۰ جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ اتحادی سنگاپور پر ایک مہینہ کے اندر اندر حملہ کر دینگے۔

کراچی ۳۰ جولائی۔ خان بہادر کھوڑو کے مقدمہ کا فیصلہ ۳ اگست کو سنایا جائیگا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ نئی لیبر ایٹلی گورنمنٹ میں بڑے عہدوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ عہدے اس طرح تقسیم کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر سی آر ایٹلی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون۔ وزیر مالیات ڈاکٹر ہوگ ڈالٹن۔ بورڈ آف ٹریڈ کے صدر سر سٹیفورڈ کرپس۔ لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل مسٹر ہربرٹ مارلسن۔ لارڈ چانسلر سر ولیم جووییٹ۔ مسٹر ایٹلی اپنے پیش رو مسٹر چرچل کی طرح فسٹ لارڈ آف ٹریژری اور وزیر دفاع کے عہدوں پر بھی متمکن رہینگے۔ اور مسٹر ہربرٹ مارلسن دارالعوام کے لیڈر بھی ہونگے۔ مسٹر آرتھر گرین ووڈ لارڈ پریوی سیل کا عہدہ بھی سنبھالینگے۔ مزید تقرریوں کا اعلان جن میں انڈیا آفس بھی شامل ہے۔ بعد میں کیا جائے گا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ مسٹر ایٹلی نئے برطانوی وزیر اعظم عظمائے ثلاثہ کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ پوٹسڈم روانہ ہو گئے۔ ان کے بعد نئے برطانوی وزیر خارجہ بھی ایک اور ہوائی جہاز میں پوٹسڈم کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔

شمالی لکشمی پور (آسام) ۳۰ جولائی۔ مسلسل بارشوں کی وجہ سے یہاں زبردست سیلاب آگیا۔ اور سب ڈویژن کا اکثر حصہ مکمل طور پر پانی میں ہے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ پارلیمنٹری لیبر پارٹی کی میٹنگ نے مسٹر ایٹلی کو پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ پہلے یہ خدشات ظاہر کئے جا رہے تھے۔ کہ پارلیمنٹری پارٹی کے نان ٹریڈ یونین ممبروں کا ایک بھاری طبقہ مسٹر ہربرٹ مارلسن کو پارٹی کا لیڈر بنانا چاہتا ہے۔ مسٹر ایٹلی کی غیر حاضری کے دوران میں مسٹر ہربرٹ مارلسن لارڈ چانسلر وزیر اعظم ہونگے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ جرمنی کے امریکن اور برطانوی مقبوضہ علاقوں میں اخبارات پر کچھ اس طرح کنٹرول کیا ہوا ہے۔ کہ جرمنوں کی طرف سے کسی قسم کی سیاسی سرگرمی ممکن نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جرمن اخبارات کو فی الحال غیر سیاسی اور غیر جانبدار رہنا پڑے گا۔

احمد آباد ۳۰ جولائی۔ گذشتہ پندرہ روز کے دوران میں مسلسل قحط اور متواتر طور پر جو مہیب بارشیں ہوتی رہی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں سارے کاٹھیاواڑ میں گندم کا قحط رونما ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ کاٹھیاواڑ کے مختلف مقامات سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کئی ایکڑ زمین پانی میں بہہ گئی ہے۔ متعدد کھیت ابھی تک زیر آب ہیں۔

دمشق ۳۰ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم شام کے دفتر میں برطانی فرانسیسی نمائندوں نے شام اور لبنان کے وزرائے خارجہ اور وزرائے عظام سے طویل بات چیت کی۔ اور شام اور لبنان کے باقی حصوں سے فرانسیسی فوجیں نکالنے کے مسئلہ پر غور ہوتا رہا۔